بسم اللہ الرحمن الرحیم

دار الافتاء
جامعة العلوم الاسلامية
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراچی - پاکستان

DARUL IFTA
Jamia-Uloom-Islamiyyah
(University of Islamic Sciences)
Allama Muhammad Yousuf Banuri Town
Karachi - Pakistan.

فتویٰ نمبر: 144502100265

تاریخ آمد: ٠٦/٠٢/١٤٤٥
23-08-2023

سوال

١ ۔ مردوں کے اگر بال لمبے ہوں تو کیا وہ اپنے بال باندھ سکتے ہیں؟ اور اگر مرد اپنے بال باندھ سکتے ہیں تو کس انداز میں باندھ سکتے ہیں؟ حضور ﷺ کے بالوں کے باندھنے کے بارے میں جو مندرجہ ذیل روایت ہے۔ حضور ﷺ کا بال باندھنے یا نہ باندھنے کے بارے میں کیا معمول تھا؟ نیز حضور ﷺ بال کس انداز میں باندھتے تھے؟ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ قَدِمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِلَى مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ تَعْنِي عَقَائِصَ سنن)ابوداود صحابہؓ (4191 کے اپنے لمبے بالوں کے باندھنے یا نہ باندھنے کے بارے میں کیا معمول تھا؟۲ ۔الف۔ عورتوں کے لیے کیا ہر حال میں سر کے اوپر جوڑا باندھنا جائز نہیں؟ یا اس بارے میں کچھ استثناء موجود ہے؟ کیا صرف کفار یا فساق کے مشابہہ انداز میں جوڑا باندھنا ممنوع ہے؟ یا مطلقا سر کے اوپر جوڑا باندھنا ممنوع ہے؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه:وسلم" صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلاَتٌ مَائِلاَتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لاَ يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلاَ يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا" (صحیح مسلم (2128ب۔ گرمیوں میں گرمی کی وجہ سے عورتیں گھر میں اپنے بال کیچر وغیرہ لگا کر اوپر کر سکتی ہیں؟ کیا یہ جوڑا باندھنے کی وعید میں شمار ہوگا؟ ۔1 اگر انہوں نے عارضی طور پر کیچر وغیرہ سے اپنے بال گردن سے تھوڑا اوپر کر کے سر کے پچھلے حصے پر کر دیے ہوں؟ 2 اگر انہوں نے مستقل جوڑا باندھ کر اپنے بال سر کے بالکل اوپر کر دیے ہوں؟۳ ۔ایک فیمیل اسکن ڈاکٹر کے گردن میں پانچ چھ سالوں /سے جلد اسکین الرجی ہے۔ جب سر کے بال گردن پر اس جگہ پر / لگتے چبھ ہوتے ہیں تو یہ الرجی اور زیادہ ہو جاتی ہے اور بہت تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ یہ عورت خود اسکن ڈاکٹر ہے اسکو خود پتا ہے کہ یہ الرجی بالوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ اب کیا یہ عورت گھر میں اپنے بال کیچر وغیرہ لگا کر اوپر کر سکتی ہے کہ اسکے بال اسکے گردن پر اس مخصوص جگہ پر چبھ نہ ہو ؟ کیا یہ جوڑا باندھنے کی وعید میں شمار ہوگا؟

جواب

صورت مسئولہ میں نبی ﷺ نے مردوں کو بالوں کو باندھنے سے منع فرمایا ہے اور نبی ﷺ خود بھی بال نہیں باندھتے تھے اور صحابہ کرام کا بھی یہ معمول تھا اس کے علاوہ جو روایت میں اربع ضفائر کے الفاظ ہیں تو اس کا جواب حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ نے یہ دیا ہے کہ حضور ﷺ کی چٹیاں حقیقتاً چٹیاں نہیں تھیں بلکہ عمامہ کے نیچے سے چار لٹیں نکل گئیں تھیں بلا ارادہ اسی کو راوی نے غدائر سے تعبیر کر دیا، حالاں کہ اس

میں اڑانے کا قصد نہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قصداً چھپایا نہ بنائی ہیں، صاحب تحفۃ الاحوذی فرماتے ہیں ہیں شاید یہ کی باتوں کو چار حرف یم فرمایا غبار اور حالت سفر میں ہونے کی وجہ سے ہو۔ اسی طرح عورتوں کا سر پہ بال باندھنا بھی جائز نہیں ہے اس لیے کہ حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے البتہ بیماری کی وجہ سے گدی سے اوپر کرکے باندھ سکتی ہے۔

مشکاۃ المصابیح میں ہے

قال" رسول الله صلى الله عليه :وسلم " صنفان من أهل النار لم :أرهما قوم معهمسياط كأذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤوسهمكأسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وإن ريحها لتوجد من مسيرة كذا وكذا ."رواه ".مسلم

:ترجمہ

رسول" کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے: فرمایا" دوزخیوں کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا اور) نہ میں دیکھوں(گا ایک گروہ تو ان لوگوں کا ہے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی مانند کوڑے ہوں گے جس سے وہ لوگوں) کو(ناحق ماریں گے اور دوسرا گروہ ان عورتوں کا ہے جو بظاہر کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی مگر حقیقت میں ننگی ہوں، گی وہ مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود بھی مردوں کی طرف مائل ہوں، گی ان کے سر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح ہلتے ہوں، گے ایسی عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ جنت کی بو پائیں گی حالانکہ جنت کی بو اتنی اتنی یعنی) مثلاً سو(برس دوری سے آتی" ہے۔

کتاب)القصاص، باب الدیات/2المکتب،1045(الاسلامی

تحفۃ الاحوذی میں ہے

وَلَهُ" أَرْبَعُ غَدَائِرَ لَعَلَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ لِدَفْعِ الْغُبَارِ انْتَهَى قُلْتُ وَهُوَ الظَّاهِرُ لِأَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِوَسَلَّمَ كَانَ فِي."السَّفَرِ

ابواب) اللباس دار،390/5الکتب(العلمیة

شرح مسلم نووی میں ہے

وأما" رؤوسهن كأسنمة البخت فمعناه يعظمن رؤوسهن بالخمر والعمائم وغيرها مما يلفعلى الرأس حتى تشبه أسنمة الإبل البخت هذا هو المشهور في تفسيره قال المازري ويجوزأن يكون معناه يطمحن إلى الرجال ولا يغضضن عنهم ولا ينكسن رؤوسهن واختار القاضيأن المائلات تمشطن المشطة الميلاء قال وهي ضفر الغدائر وشدها إلى فوق وجمعها في وسط

الرأس فتصير كأسنمة البخت قال وهذا يدل على أن المراد بالتشبيه بأسنمة البخت إنماهو

لارتفاع الغدائر فوق رؤوسهن وجمع عقائصها هناك وتكثرها بما يضفرنه حتى تميل إلى ناحية

من جوانب الرأس كما يميل السنام قال بن دريد يقال ناقة ميلاء إذا كان سنامها يميل إلى

أحد شقيها والله أعلم قوله صلى الله عليه."وسلم

(العربی ط دار احیاء التراث: 191/17،

فضائل سرمدی میں ہے

حضور "ﷺ کی چٹیاں حقیقتا چٹیاں نہ تھیں بلکہ عمامہ کے نیچے سے چار بالوں کی لٹیں نکل گئیں تھیں بلا ارادہ اسی کو راوی نے غدائر سے تعبیر کر دیا حالانکہ اس میں ارادے کا دخل نہ تھا تو حضور ﷺ نے قصداً چٹیاں نہ بنائی تھیں۔"

(فضائل سرمدی از مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ ، باب ماجاء فی شعری رسول اللہ ﷺ، 42، مکتبہ فاطمیہ)

فقط واللہ اعلم

مفتی ابو بکر سعید الرحمٰن صاحب
مُفتی دار الإفتاء

مفتی محمد داؤد صاحب
نائب مُفتی دار الإفتاء

کتبه
احمد یوسف بن عبد الرحیم
مُعاون دار الإفتاء
13-09-2023
١٤٤٥-٠٢-٢٧